



تجلی فرماتے ہیں مفتیان کہ اس مسئلہ میں کہ

سیری رہائش پزیر جہاں تکیر روڈ میں ہے اور میں اپنے گھر سے ٹھنڈے یا حیدر آباد تک دوایم کے لئے سفر کا ارادہ کرتا ہوں، احکامات سفر خصوصاً نماز کے متعلق رہنمائی فرمائیں کہ سفر کے احکام کہاں سے لاکو ہوں گے؟ آیا گھر سے یا ضلع سے یا شہر کی حدود سے؟

نیز میرے گھر سے ٹھنڈے ۷۸ کلومیٹر سے زائد کی مسافت ہے جبکہ نول پلازہ سے ٹھنڈے ۶۵ کلومیٹر ہے، اگر میں ٹھنڈے جہاؤں گا تو نماز قصر کروں گا یا تمام؟
از روئے شریعت رہنمائی فرمائیں۔

سائل: عبداللہ

جہاں تکیر روڈ

الجواب حامد اوصحلیا

واضح رہے کہ شرعی مسافت سفر جس کی مقدار سو استتر کلومیٹر یا اس سے زائد ہے اس کا شمار اپنے اس مکان و مقام سے ہوتا ہے جہاں سے وہ سفر کا آغاز کرتا ہے، شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد نہیں ہوتا بشرطیکہ منزل مقصود آبادی سے باہر ہو البتہ قصر اور رخصت کی ابتدا آبادی سے باہر نکلنے کے بعد ہوتی ہے۔

مذکورہ تفصیل کی رو سے صورت مسئلہ میں سائل کے گھر سے سائل کی منزل مقصود ٹھنڈے ۷۸ کلومیٹر سے زائد کی مسافت ہے جبکہ نول پلازہ سے ٹھنڈے تقریباً ۶۵ کلومیٹر کی مسافت ہے تو ایسی صورت میں مسافت شرعی کی ابتدا سائل کے گھر سے ہوگی اور سائل ٹھنڈے میں مسافر ہو گا اور کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

وأما بيان ما يعبر به المقيم مسافرا: فالذي يعبر للمقيم به مسافرا به مدة السفر والخروج من عمران للمصر فلا بد من اعتبار ثلاثة أشياء: أحدها: مدة السفر وأقلها

عمر مفسر عند أصحاب الطواہر، و عند عامة العلماء مفسر، و اختلفوا في التقدير قال أصحابنا: مسر ثلاثة أيام مسر الإبل و مني الأقدام وهو المذكور في ظاهر الروايات.

و روى عن أبي يوسف يومان وأكثر الثالث، و كما روى الحسن عن أبي حنيفة و ابن سماعه عن محمد و من مشايخنا من قدره خمسة عشر فرسحا و جعل لكل يوم خمس فراسخ، و منهم من قدره ثلاث مراحل. (فصل بيان ما يصير به المقيم مسافرا - ۱/۹۳)

فتویٰ شامی میں ہے:

من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب حروجه وإن لم يجاور من الجانب الآخر وفي الحاية: إن كان بين القاء والمصر أقل من غلوة وليس بينهما مررعة بشرط مجاورته وإلا فلا (قاصدا) ولو كافرا، ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيام وليلاتها) من أفصر أيام السنة ولا بشرط سفر كل يوم إلى الليل بل إلى الزوال ولا اعتبار بالفراسخ على المذهب (بالسر الوسط مع الاستراحات المعادة) حتى لو أسرع فوصل في يومين فصرا، ولو لموضع طرفان أحدهما مدة السفر والأخر أقل فصرا في الأول لا الثاني (صلى العرض الرباعي ركعتين) وحويا (۲، ۱۲۲)، باب صلاة المسافر، سعيد.

فتویٰ حندیہ میں ہے:

قال محمد - رحمه الله تعالى - يفصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، كذا في المحيط وفي العيانية هو المختار وعليه الفتوى، كذا في التارحانة الصحيح ما ذكر أنه يعتبر محاورة عمران المصر لا غير إلا إذا كان ثمة قرية أو قرى متصلة برصع المصر فحينئذ تعتبر محاورة القرى بخلاف القرية التي تكون متصلة ببناء المصر فإنه يفصر الصلاة وإن لم يجاور تلك القرية، كذا في المحيط. (البيات الخامس من صلاة المسافر، ۱، ۱۳۹، دار الفكر)



الموسم للظہیر المکوتیہ میں ہے:

قال في "الفتاوى" وليس من شرط الوجوب على أهل مكة ومن حوفا الرحلة لانه لا تلحقهم مشقة رائده في الأداء، فإنه السعي إلى الجمعة " هو من بينه وبين مكة ثلاثة أيام فصاعدا، أما ما دونه فلا، إذا كان قادرا على المشي " يعني مسافة القصر في السفر. وتقدر ب (81) كيلو متر تقريبا

أما عند الشافعية والحنابلة فهو من كان بينه وبين مكة مرحلتان، وهي مسافة القصر عندهم. وتقدر عندهم بحو المسافة السابقة. (ج: 1، ص: 49، ط: الوزاره)

کتابت الفتی میں ہے:

یہ لکھنؤ میں قیام رہتا ہے وہاں سے سفر کا قصد ہو گا۔ (۳۷۶، ۳۷۷ اور ۳۷۸)



فقدوا العالم

کتبہ
احمد رضا

دارالافتاء

جامعہ العلوم الاسلامیہ

طابع محمد نجف بنوری ناشر کراچی

۱۳۳۹ھ

۲۰۱۷ء

۳۱
محمد صالح

احمد رضا

داؤد

۲۰۱۷ء

احمد رضا

محمد صالح

۲۰۱۷ء



محمد صالح

۲۰۱۷ء

الحمد لله

محمد صالح

۲۰۱۷ء

